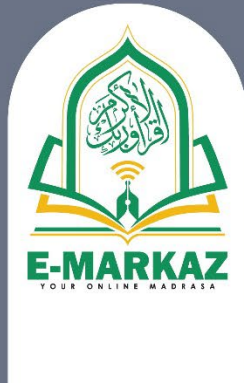


کتاب المنطق



مولانا محمد الیاس گھمن
مدرسہ اسلامیہ
دہلی



كتاب المنطق

مولانا محمد الیاس گھمن
دہلی دکن

E-MARKAZ
YOUR ONLINE MADRASA



 emarkaz.org

جملہ حقوق بحق ای مرکز eMarkaz محفوظ ہیں

نام کتاب	کتاب المنطق
تالیف	متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
تاریخ اشاعت	شوال 1446ھ - اپریل 2025ء
بار اشاعت	اول
تعداد	1100
ناشر	مکتبہ دارالایمان

کتاب منگوانے کا پتہ:

مکتبہ دارالایمان، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

0321-6353540

www.emarkaz.org

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست

- پیش لفظ 12
- مقدمہ الكتاب 14
- اہمیت و افادیت 14
- درست استدلال کا سلیقہ: 14
- صحیح اور غلط میں تمیز: 14
- علمی اور تحقیقی کام میں معاونت: 14
- مباحثہ اور مناظرہ میں قوت: 14
- عقلی و سائنسی علوم میں بنیاد: 15
- علم منطق کی ضرورت 15
- فکری مغالطے سے تحفظ: 15
- تعلیم و تدریس میں بہتری: 15
- منفی استدالات کا رد: 15
- افہام و تفہیم میں سہولت: 15
- علم منطق کا حکم 15

15	1: واجب:
16	2: مستحب:
16	3: حرام:
16	خلاصہ:
16	علم منطق کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت
17	علم کی تعریف
17	علم کی اقسام:
18	1: تصور
18	2: تصدیق
18	تصور اور تصدیق کی اقسام
18	بدیہی کی تعریف:
18	1: تصور بدیہی
19	1: تصدیق بدیہی
19	نظری کی تعریف:
19	3: تصور نظری
19	4: تصدیق نظری
19	دلالت کی تعریف
19	دلالت کا لغوی معنی:

19	دلالت کا اصطلاحی معنی:
20	دلالت کی اقسام
20	1: دلالت لفظیہ
20	2: دلالت غیر لفظیہ
21	دلالت لفظیہ کی اقسام
21	1: دلالت لفظیہ وضعیہ
21	2: دلالت لفظیہ طبعیہ
21	3: دلالت لفظیہ عقلیہ
22	دلالت غیر لفظیہ کی اقسام
22	1: دلالت غیر لفظیہ وضعیہ
22	2: غیر لفظیہ طبعیہ
23	3: غیر لفظیہ عقلیہ
23	خلاصہ:
24	مشق 1
26	دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام
26	1: دلالت مطابقی
26	2: دلالت تضمنی
26	3: دلالت التزامی

27 مفہوم کی تعریف اور اقسام
27 مفہوم کی تعریف
27 مفہوم کی اقسام
27 1: جزئی
27 2: کلی
28 کلی کی اقسام
28 1- کلی ذاتی:
28 پوری حقیقت ہونے کی مثال:
28 حقیقت کا جزو ہونے کی مثال:
28 2- کلی عرضی:
29 کلی ذاتی کی اقسام
29 1: جنس
29 2: نوع
29 3: فصل
30 کلی عرضی کی تعریف:
30 کلی عرضی کی اقسام:
30 1: خاصہ
30 2: عرض عام

31	جنس کی اقسام.....
31	جنس قریب:
31	2- جنس بعید:
32	فصل کی اقسام.....
32	1: فصل قریب
32	2: فصل بعید
33	مشق 2.....
35	دو کلیوں میں نسبت.....
35	1: تساوی
35	2: تباین
35	3: عموم خصوص مطلق
35	4: عموم خصوص من وجہ
36	معرف اور قول شارح.....
36	حد کی اقسام.....
36	1: حد تام
37	2: حد ناقص
37	رسم کی اقسام.....

37	1: رسم تام
37	2: رسم ناقص
38	تصدیقات کی بحث
38	قضیہ کی تعریف:
38	موضوع:
38	محمول:
38	رابطہ:
39	قضیہ کی اقسام
39	1: قضیہ حملیہ
39	قضیہ حملیہ کی اقسام
39	1: مخصوصہ
40	2: طبیعیہ
40	3: محصورہ
40	4: مہملہ
41	قضیہ محصورہ کی اقسام
41	1: موجبہ کلیہ
41	2: موجبہ جزئیہ
42	3: سالبہ کلیہ

42	4: سالہ جزئیہ
42	قضیہ شرطیہ کی تعریف اور اقسام
42	قضیہ شرطیہ کی تعریف
42	قضیہ شرطیہ کی اقسام
43	1: متصلہ
43	قضیہ متصلہ کی اقسام
43	1: لزومیہ
43	2: اتفاقیہ
43	قضیہ شرطیہ منفصلہ:
44	قضیہ منفصلہ کی پہلی تقسیم
44	1: منفصلہ عنادیہ:
44	2: منفصلہ اتفاقیہ:
44	قضیہ منفصلہ کی دوسری تقسیم
44	1: منفصلہ حقیقیہ
45	2: مانعہ الجمع
45	3: مانعہ الخلو
46	مشق 3

48	تناقض کی بحث
48	تناقض کی تعریف:
50	حجت کی تعریف اور اقسام
50	حجت کی تعریف:
51	حجت کی اقسام
51	1: قیاس
51	نتیجہ نکالنے کا طریقہ:
52	قیاس کی تقسیم
52	I- قیاس استثنائی
52	II- قیاس اقترانی
53	2: استقراء
53	3: تمثیل:
53	دلیل لہی اور انی کی تعریف
53	دلیل لہی:
54	دلیل انی:
54	صناعاتِ خمس
54	1: قیاس برہانی

55	2: قیاس جدلی
55	3: قیاس خطابی
56	4: قیاس شعری
56	5: قیاس سَفَسَطی
56	قیاس برہانی کی اقسام
57	1: اولیات
57	2: فطریات
57	3: حدسیات
57	4: مشاہدات
57	5: تجربات
58	مشاہدہ اور تجربہ سے متعلق مزید وضاحت
58	مشاہدہ:
58	مشاہدہ کی اقسام:
58	1: حسی مشاہدہ:
58	2: عقلی مشاہدہ:
58	تجربہ:
59	مشاہدہ اور تجربہ میں فرق:
59	6: متواترات
60	مشق 4

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ، عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ !

"منطق" ایک ایسا علم ہے جو عقل کو ترتیب دینے، استدلال کو درست کرنے اور حقائق کی وضاحت کے اصولوں پر مشتمل ہے۔ یہ علم؛ انسانی فکر کی تہذیب و تنظیم کا ضامن ہے جو ذہن کو دقیق معاملات میں درست راہ دکھاتا ہے اور افکار کی کسوٹی پر صحت و سقم کو پرکھنے کا شعور عطا کرتا ہے۔

علم منطق کی اہمیت ہر دور میں مسلم رہی ہے۔ اس کی بنیاد پر علوم فلسفہ، کلام، بلاغت اور دیگر عقلی و نقلی مباحث کی عمارت استوار کی جاتی ہے۔ منطق کا مقصد یہ ہے کہ انسان کے استدلال میں ربط و استحکام پیدا ہو، وہ فکر کی پیچیدگیوں کو حل کرنے کے قابل ہو، اور حقیقت کو قیاس و برہان کی روشنی میں واضح کر سکے۔

منطق کے بنیادی عناصر درج ذیل ہیں:

- 1: تصورات..... اشیاء اور معانی کی شناخت و تعین
- 2: تصدیقات..... جملوں کی صداقت یا کذب کی پرکھ
- 3: قیاس..... دلیل کی بنیاد پر نتائج کا استخراج
- 4: استدلال..... علمی نکات کی تنظیم اور ان سے احکام کی تشکیل

یہی وہ عناصر ہیں جو فکر کی بنیاد رکھتے ہیں اور علمی استدلال کو مضبوط بناتے ہیں۔

علم منطق کی ابتداء قدیم یونان میں ہوئی، جہاں ارسطو نے اس کے اصول متعین کیے۔ بعد ازاں، مسلم حکماء اور فلاسفہ نے اس علم کو اسلامی فکر کے مطابق استوار کیا، اس میں وسعت و گہرائی پیدا کی، اور اسے عقلی و نقلی علوم کے ساتھ ہم آہنگ کر دیا۔

زیر نظر کتاب "کتاب المنطق" میں ہم نے کوشش کی ہے کہ اس علم کے دقیق مباحث کو سہل و عام فہم

انداز میں بیان کیا جائے، تاکہ مبتدی اور بڑے درجات کے طالب علم یکساں طور پر اس سے مستفید ہو سکیں۔ اس کتاب میں منطق کے مختلف ابواب کو منطقی ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور ان کی وضاحت سادہ مگر جامع انداز میں مثالوں کے ساتھ کی گئی ہے، تاکہ قاری کو کسی قسم کی الجھن کا سامنا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو نافع بنائے اور اسے طلبہ و اہل علم کے لیے مفید و موثر بنائے۔ آمین!

والسلام

محتاج دعا

محمد ریاض لکھنؤ

مدینہ منورہ؛ جمعرات؛ 6- شوال 1446ھ، 4- اپریل 2025ء

اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَبِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَبِيْدٌ مَّجِيْدٌ.
اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى
اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَبِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمۃ الكتاب

علم منطق؛ ایک اہم اور گہرا علم ہے جو انسان کی صحیح استدلال اور منطقی سوچ کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ ہم علم منطق کی اہمیت و افادیت پر گفتگو کریں گے، جن میں اس کی علمی و تحقیقی کاموں میں معاونت، مغالطوں سے بچاؤ، اور سائنسی علوم میں اس کی بنیاد کی اہمیت شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، ہم اس کی ضرورت کو اجاگر کریں گے، خاص طور پر فکری مغالطوں سے تحفظ، تعلیم و تدریس میں بہتری، اور منفی استدلال کے رد کی ضرورت کے حوالے سے۔ پھر ہم علم منطق کے شرعی حکم پر روشنی ڈالیں گے کہ کب یہ علم واجب، مستحب یا حرام ہو سکتا ہے۔ آخر میں اس کی تعریف اور غرض و غایت کو واضح کریں گے، تاکہ منطق کے سیکھنے کی اہمیت اور اس کے مثبت اثرات کو سمجھا جاسکے۔

اہمیت و افادیت

علم منطق بڑی اہمیت کا حامل ہے، افادیت کے چند نمایاں پہلو حسب ذیل ہیں:

درست استدلال کا سلیقہ:

ہمیں درست سوچنے، دلیل قائم کرنے اور استدلال کو پرکھنے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔

صحیح اور غلط میں تمیز:

منطقی اصولوں کی مدد سے ہم مغالطوں سے بچ سکتے ہیں اور حقیقت تک پہنچ سکتے ہیں۔

علمی اور تحقیقی کام میں معاونت:

فلسفہ، فقہ، تفسیر، حدیث اور دیگر علوم میں دلائل کی جانچ کے لیے منطق نہایت ضروری ہے۔

مباحثہ اور مناظرہ میں قوت:

ایک منطقی ذہن رکھنے والا شخص مخالف کے دلائل کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتا ہے اور اپنے موقف کو

مضبوط انداز میں پیش کر سکتا ہے۔

عقلی و سائنسی علوم میں بنیاد:

ریاضی، کمپیوٹر سائنس، اور دیگر سائنسی علوم میں بھی منطق کی بڑی اہمیت ہے۔

علم منطق کی ضرورت

علم منطق کو سیکھنے سکھانے، پڑھنے پڑھانے کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ چند نمایاں پہلو درج ذیل ہیں:

فکری مغالطے سے تحفظ:

آج کے دور میں، جہاں فاسد نظریات کی بھرمار اور فکری مغالطے عام ہیں، علم منطق کی ضرورت پہلے سے

کہیں زیادہ محسوس کی جا رہی ہے۔

تعلیم و تدریس میں بہتری:

اگر طلبہ کو منطقی اصولوں سے روشناس کرایا جائے تو وہ ہر مضمون کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں گے۔

منفی استدلالات کا رد:

سوشل میڈیا، صحافت، اور سیاست میں بہت سے غلط استدلالات اور پروپیگنڈے کیے جاتے ہیں، جن کا رد

صرف منطقی سوچ کے ذریعے ممکن ہے۔

افہام و تفہیم میں سہولت:

فقہ، تفسیر، اور حدیث کے استدلالی مباحث میں منطق ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے، جس کی وجہ سے

افہام و تفہیم سہل ہو جاتے ہیں۔

علم منطق کا حکم

علم منطق کا شرعی حکم اس کے استعمال پر منحصر ہے:

1: واجب:

جب منطق کسی ایسے علم کے لیے ضروری ہو جو فرض عین یا فرض کفایہ ہو، جیسے فقہ اور اصول فقہ میں

دلیل کی درست تفہیم۔

2: مستحب:

جب اسے محض فہم و استدلال کو مضبوط کرنے کے لیے سیکھا جائے، تاکہ عقل کو ترتیب دی جاسکے۔

3: حرام:

جب منطق کو ایسے انداز میں استعمال کیا جائے جو دین میں شکوک و شبہات پیدا کرے یا فاسد فلسفیانہ نظریات کی ترویج کرے۔

علماء کرام نے عمومی طور پر معتدل اور مفید منطق کے سیکھنے کو جائز قرار دیا ہے، جبکہ غیر ضروری فلسفیانہ موثکافیوں سے اجتناب کی تلقین کی ہے۔

خلاصہ:

علم منطق ہر دور میں انسان کے لیے ضروری رہا ہے اور آئندہ بھی اس کی اہمیت برقرار رہے گی۔ یہ علم نہ صرف علمی ترقی میں معاون ہے بلکہ روزمرہ زندگی میں بھی ہمیں صحیح اور غلط میں تمیز کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ایک منظم فکر رکھنے کے لیے منطق کو سیکھنا اور سمجھنا ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے۔

علم منطق کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت

تعریف:

منطق وہ علم ہے جس کے ذریعے غور و فکر میں ہونے والی غلطی سے بچا جاسکے۔

موضوع:

وہ معلوم تصور اور معلوم تصدیق جو مجہول تصور اور مجہول تصدیق تک پہنچادے۔

غرض و غایت:

ذہن کو نظری اور فکری غلطی سے بچانا۔

علم کی تعریف

"کسی چیز کی پہچان یا حقیقت کا ذہن میں آجانا، خواہ وہ حواسِ خمسہ، عقل یا کسی اور ذریعے سے حاصل ہو۔"

مثال:

جب ہم "آگ" کے بارے میں سوچتے ہیں، تو ہمارے ذہن میں ایک واضح حقیقت آتی ہے کہ وہ گرم، روشن، اور جلانے والی چیز ہے، جسے ہم نے خود دیکھا یا تجربہ کیا ہے۔ یہ علم ہے، کیونکہ یہاں ہم نے حقیقت کا مکمل ادراک کیا ہے، جو کسی بھی ذریعے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

فائدہ: حواسِ خمسہ؛ پانچ حسیات کو کہتے ہیں، وہ یہ ہیں:

1: حسِ بصارت (دیکھنے کی حس)

مثال: سورج کی روشنی دیکھنا۔

2: حسِ سماعت (سننے کی حس)

مثال: پرندوں کی چچہاہٹ سنانا۔

3: حسِ شامہ (سونگھنے کی حس)

مثال: گلاب کے پھول کی خوشبو محسوس کرنا۔

4: حسِ ذائقہ (چکھنے کی حس)

مثال: شہد کی مٹھاس محسوس کرنا۔

5: حسِ لامسہ (چھونے کی حس)

مثال: برف کو چھو کر اس کی ٹھنڈک محسوس کرنا۔

علم کی اقسام:

علم کی دو قسمیں ہیں:

(1) تصور

(2) تصدیق

1: تصور

کسی چیز کا محض علم، جس پر کوئی حکم نہ لگایا گیا ہو یعنی اس پر ہونے یا نہ ہونے کا کوئی حکم نہ ہو۔
مثال: زاہد، سبب۔ زاہد کے بارے میں کوئی حکم نہیں کہ وہ کھڑا ہے یا بیٹھا ہے سویا ہے یا جاگتا ہے، اسی طرح سبب کے بارے میں کوئی حکم نہیں کہ وہ کھٹا ہے یا بیٹھا ہے۔

2: تصدیق

کسی چیز کا ایسا علم کہ جس میں اس پر کوئی حکم بھی موجود ہو خواہ وہ حکم اثبات کا ہو یا سلب کا ہو، یعنی وہ حکم ہونے کا ہو یا نہ ہونے کا ہو۔
مثال: انگور میٹھا ہے، انگور میٹھا نہیں۔

تصور اور تصدیق کی اقسام

تصور اور تصدیق میں سے ہر ایک بدیہی بھی ہوتا ہے اور نظری بھی ہوتا ہے، اس اعتبار سے دونوں کی کل

چار اقسام بن جاتی ہیں:

1: تصور بدیہی

2: تصدیق بدیہی

3: تصور نظری

4: تصدیق نظری

بدیہی کی تعریف:

جو چیز ذہن میں آئی ہے اگر اس کا مطلب بغیر غور و فکر کے فوراً سمجھ میں آجائے تو اسے بدیہی کہتے ہیں۔

1: تصور بدیہی

اگر وہ بدیہی چیز تصورات میں سے ہو تو وہ تصور بدیہی کہلائے گا۔

مثال: آگ، پانی، گرمی، سردی۔

1: تصدیق بدیہی

اگر وہ بدیہی چیز تصدیقات میں سے ہو تو تصدیق بدیہی کہلائے گی۔

مثال: آج گرمی ہے، کل سردی تھی، دو چار کا نصف ہے۔

نظری کی تعریف:

اگر ذہن میں آنے والی چیز کا مفہوم فوراً سمجھ میں نہ آئے بلکہ غور و فکر کی ضرورت پڑے تو اسے نظری کہتے ہیں۔

3: تصور نظری

اگر وہ نظری چیز تصورات میں سے ہو تو تصور نظری ہوگا۔

مثال: اسم، فعل، حرف، جنت، جہنم۔

4: تصدیق نظری

اگر وہ نظری چیز تصدیقات میں سے ہو تو تصدیق نظری کہلائے گی۔

مثال: جنت حق ہے، جہنم حق ہے، انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

دلالت کی تعریف

دلالت کا لغوی معنی:

راہنمائی کرنا۔

دلالت کا اصطلاحی معنی:

کسی چیز کا ایسا ہونا کہ اس کے علم سے دوسری چیز کا علم حاصل ہو جائے یعنی پہلی چیز کے علم سے دوسری چیز کی طرف رہنمائی ہو جائے اور یہ رہنمائی خواہ قدرتی طور پر ہو، خواہ مقرر کرنے سے ہو۔

قدرتی طور پر رہنمائی کی مثال: دھوپ کی دلالت سورج کے وجود پر اور دھوئیں کی دلالت آگ کے وجود پر اور بلب کی روشنی کی دلالت بجلی کے وجود پر۔
مقرر کرنے سے رہنمائی کی مثال: کسی چیز کے نام کی دلالت اپنے مسٹیٰ پر مثلاً نام سراج کی دلالت اپنے مسٹیٰ (سراج) کے وجود پر۔

فائدہ:

رہنمائی کرنے والی چیز کو دال اور جس کی طرف رہنمائی کی جائے اسے مدلول کہتے ہیں اور اس رہنمائی کو دلالت کہتے ہیں۔

دلالت کی اقسام

دلالت کی دو قسمیں ہیں:

1: دلالت لفظیہ

2: دلالت غیر لفظیہ

1: دلالت لفظیہ

جس میں رہنمائی کرنے والی چیز لفظ ہو، جیسے ہر چیز کے نام کی دلالت اپنے مسٹیٰ پر۔

مثال:

لفظ آلو کی دلالت آلو پر، لفظ پیاز کی دلالت پیاز پر، اسی طرح لفظ گھوڑے کی دلالت گھوڑے پر۔

2: دلالت غیر لفظیہ

رہنمائی کرنے والی چیز لفظ نہ ہو

مثال:

دھوپ کی دلالت آگ پر، دھوپ کی دلالت دن پر، عقدِ انامل کی دلالت اعداد پر، اشارات، خطوط اور

نُصَب (رستے کے نشان، سنگِ میل) کی دلالت مختلف امور کی نشاندہی پر۔

دلالت لفظیہ کی اقسام

دلالت لفظیہ کی تین قسمیں ہیں:

1: دلالت لفظیہ وضعیہ

2: دلالت لفظیہ طبعیہ

3: دلالت لفظیہ عقلیہ

1: دلالت لفظیہ وضعیہ

وہ دلالت جس میں لفظ اپنے مسمیٰ پر وضع کے اعتبار سے دلالت کرے۔ جیسے ہر ایک چیز کے وضع شدہ نام کی دلالت اس مسمیٰ پر۔

مثال: لفظ سراج کی دلالت سراج کی ذات پر اور لفظ عباد کی دلالت عباد کی ذوات پر، یہ دلالت لفظیہ ہے، کہ سراج اور عباد پر دلالت کرنے والی چیز لفظ ہے اور وضعیہ ہے کہ لفظ سراج اور عباد میں سے ہر ایک لفظ کو اپنے ہی مسمیٰ پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

2: دلالت لفظیہ طبعیہ

جس میں لفظ؛ طبیعت کے کسی تقاضے کی وجہ سے دلالت کرے۔

مثال: جیسے ہائے ہائے کی دلالت رنج و صدمہ پر، واہ واہ کی دلالت خوشی و مسرت پر، اف کی دلالت افسوس پر، آہ کی دلالت تکلیف پر

3: دلالت لفظیہ عقلیہ

جس میں لفظ؛ عقل کی رہنمائی کی وجہ سے دلالت کرے۔

مثال:

جیسے کسی کو دیکھے بغیر اُس کی آواز سُن کر پہچان لینا کہ فلاں ہے۔

دلالت غیر لفظیہ کی اقسام

دلالت غیر لفظیہ کی بھی تین قسمیں ہیں:

1: دلالت غیر لفظیہ وضعیہ

2: دلالت غیر لفظیہ طبعیہ

3: دلالت غیر لفظیہ عقلیہ

1: دلالت غیر لفظیہ وضعیہ

وہ دلالت جو کسی علامت یا نشان کو کسی مخصوص معنی کے لیے وضع (مقرر) کر دینے کی وجہ سے سمجھی جاتی ہے، یعنی جب کسی چیز کو دیکھ کر اس کا مفہوم اس لیے سمجھ میں آئے کیونکہ اسے انسانوں نے کسی خاص معنی کے لیے متعین کر دیا ہے۔

مثالیں:

1: ٹریفک سگنلز۔ سرخ بتی کا جلنا "رکنے" اور سبز بتی کا جلنا "چلنے" پر دلالت کرتا ہے۔

2: ریاضی کے نشانات۔ "+" (جمع)، "-" (تفریق)، "=" (برابر) یہ سب علامات مخصوص معنی پر دلالت کرتی ہیں۔

3: فوج یا پولیس کی وردی پر رینک کے نشان۔ کسی کی وردی پر مخصوص اسٹار یا پٹیاں دیکھ کر اس کے عہدے کا پتا چلتا ہے۔

4: جھنڈے کی دلالت کسی مخصوص ملک یا مخصوص جماعت پر۔

2: دلالت غیر لفظیہ طبعیہ

وہ دلالت جو کسی چیز کی طبیعت میں پائی جانے والی خاصیت یا فطری نتیجے کی وجہ سے سمجھی جاتی ہے، بغیر کسی انسان کے مقرر کرنے کے۔

مثالیں:

- چہرے کی سرخی کی دلالت شرمندگی یا غصہ کی کیفیت پر۔
- رونے کی دلالت تکلیف کے اظہار پر۔

3: غیر لفظیہ عقلیہ

وہ دلالت جو کسی چیز کے آثار یا نتائج کو دیکھ کر عقل کے ذریعے سے حاصل ہو، جس چیز پر دلالت ہو خواہ وہ

سامنے موجود نہ ہو۔

مثالیں:

- دھوئیں کی دلالت آگ پر، کیونکہ جہاں دھواں ہو وہاں آگ ہونے کا امکان ہوتا ہے۔
- بادلوں کی دلالت بارش پر، کیونکہ عقل بتاتی ہے کہ ایسے موسم میں بارش ہو سکتی ہے۔
- کسی عمارت کی دلالت معمار کے وجود پر، کیونکہ ایک منظم چیز کسی بنانے والے کے بغیر وجود میں نہیں آ سکتی۔

خلاصہ:

یہ تینوں دلائل الفاظ کے بغیر کسی چیز کے مفہوم کو سمجھنے کی صورتیں ہیں، لیکن ان میں فرق یہ ہے کہ:

وضعیہ: کسی چیز کو کسی مخصوص معنی کے لیے انسانوں نے مقرر کیا ہوتا ہے۔

طبیعیہ: کسی چیز کی فطری خصوصیت خود بخود معنی ظاہر کرتی ہے۔

عقلیہ: کسی چیز کے آثار دیکھ کر عقل اس کے پیچھے موجود حقیقت کو پہچانتی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

مشق 1

ہر سوال کا درست جواب منتخب کریں:

- 1: علم کی کتنی اقسام ہیں؟
 ایک دو تین چار
- 2: "تصور" کی تعریف کیا ہے؟
 کسی چیز کا ایسا علم جس پر کوئی حکم نہ ہو
 کسی چیز کا قدرتی علم
 کسی چیز کا اصطلاحی علم
- 3: "بدیہی" کس چیز کو کہا جاتا ہے؟
 جو غور و فکر کے بغیر سمجھ میں آجائے
 جو غور و فکر کے بعد سمجھ میں آئے
 جو کتابوں میں لکھا ہو
 جو انسان نے خود ایجاد کیا ہو
- 4: "دلالت" کے لغوی معنی کیا ہیں؟
 آگاہ کرنا رہنمائی کرنا حکم دینا حکم ماننا
- 5: "دلالت لفظیہ طبعیہ" کی مثال کون سی ہے؟
 لفظ "آلو" کی دلالت آلو پر
 سرخ بتی کی دلالت رکنے پر
 "ہائے ہائے" کی دلالت رنج پر
 "واہ واہ" کی دلالت خوشی پر

خالی جگہ پر کریں:

- 1..... کسی چیز کا ایسا علم ہے جس پر کوئی حکم نہ لگایا گیا ہو۔
- 2..... اور..... علم کی دو بنیادی اقسام ہیں۔
3. "آگ، پانی، گرمی، سردی" کی مثال..... کی ہے۔

4. کسی چیز کا مفہوم غور و فکر کے بغیر فوراً سمجھ میں آجائے تو وہ..... کہلاتا ہے۔
5. دھواں آگ پر دلالت کرتا ہے، یہ..... کی مثال ہے۔

درست اور غلط کی نشاندہی کریں:

1. دلالت غیر لفظیہ میں رہنمائی کرنے والی چیز لفظ ہوتا ہے۔ (صحیح / غلط)
2. "زاہد" ایک تصور بدیہی کی مثال ہے۔ (صحیح / غلط)
3. "جنت حق ہے" ایک تصدیق نظری کی مثال ہے۔ (صحیح / غلط)
4. "دھوپ کی دلالت سورج کے وجود پر" ایک دلالت غیر لفظیہ کی مثال ہے۔ (صحیح / غلط)
5. "دلالت لفظیہ وضعیہ" میں الفاظ قدرتی طور پر مفہوم واضح کرتے ہیں۔ (صحیح / غلط)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

1. علم کی تعریف کیا ہے؟
2. "تصور" اور "تصدیق" میں کیا فرق ہے؟
3. بدیہی اور نظری میں بنیادی فرق کیا ہے؟
4. دلالت کی کتنی اقسام ہیں؟ ان کے نام بتائیں۔
5. دلالت غیر لفظیہ کی تین اقسام کون سی ہیں؟

دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تین قسمیں ہیں:

1: دلالت مطابقی

2: دلالت تضمنی

3: دلالت التزامی

1: دلالت مطابقی

لفظ اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے تو یہ دلالت مطابقی ہے۔

مثال: لفظ قرآن کی دلالت مکمل تیس پاروں پر۔

2: دلالت تضمنی

لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے بعض اجزاء یا بعض حصوں پر دلالت کرے۔

مثال: لفظ قرآن کی دلالت اس کی بعض آیات یا بعض پاروں پر۔

کسی ملک یا شہر کے بعض مخصوص حصے دیکھنے کے بعد یہ کہنا کہ میں نے فلاں ملک یا شہر دیکھا ہے۔

قرآن کریم کے بعض اجزاء پر قرآن کریم کا لفظ بول دینا اسی طرح کسی ملک یا شہر کے بعض حصوں کو دیکھ

کر اس ملک یا شہر کی طرف دیکھنے کی نسبت کرنا۔

3: دلالت التزامی

لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے کل یا بعض اجزاء پر دلالت نہ کرے بلکہ اس کے کسی وصف لازم پر دلالت

کرے۔

مثال: اسد (شیر) کی دلالت بہادری اور شجاعت پر۔

حمار (گدھے) کی دلالت حماقت اور بے وقوفی پر۔

مفہوم کی تعریف اور اقسام

مفہوم کی تعریف

"کسی چیز کے بارے میں ذہن میں پیدا ہونے والا تصور، جسے الفاظ یا کسی اور ذریعے سے بیان کیا جاسکے۔"

مثال:

جب ہم "آگ" کا نام سنتے ہیں، تو ہمارے ذہن میں ایک مجرد تصور آتا ہے — جیسے وہ گرم، روشن اور جلانے والی چیز ہے، لیکن یہ تصور یا خیال ہم نے صرف سنا ہے یا کسی اور ذریعے سے حاصل کیا ہے، نہ کہ براہ راست تجربے سے۔ یہ مفہوم ہے، کیونکہ یہاں صرف ایک عام خیال یا تصور ذہن میں آتا ہے، جو کسی دوسرے ذریعے سے منتقل ہوا۔

مفہوم کی اقسام

مفہوم کی دو قسمیں ہیں:

1: جزئی

2: کلی

1: جزئی

اگر ذہن میں آنے والا مفہوم ایک ہی فرد پر دلالت کرے تو یہ مفہوم جزئی ہے۔

مثال: یہ انسان، وہ گھوڑا، یہ مسجد، وہ مینار۔

2: کلی

اگر ذہن میں آنے والا مفہوم ایک سے زائد افراد پر دلالت کرے تو وہ مفہوم کلی ہے۔

مثال: لفظ انسان؛ یہ لفظ اپنے تمام افراد پر دلالت کرتا ہے۔ لفظ گھوڑا؛ یہ لفظ اپنے تمام افراد پر دلالت کرتا ہے۔

کلی کی اقسام

کلی کی دو قسمیں ہیں:

- 1: ذاتی
- 2: عرضی

1- کلی ذاتی:

وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی پوری حقیقت ہو یا حقیقت کا ایک جزو ہو۔

پوری حقیقت ہونے کی مثال:

لفظ انسان؛ یہ اپنے تمام افراد کی پوری حقیقت ہے یعنی انسان کے سبھی افراد حیوان ناطق ہونے میں برابر ہے۔

حقیقت کا جزو ہونے کی مثال:

لفظ حیوان؛ حیوان کے افراد مثلاً انسان گائے بیل اونٹ اور تمام ذی روح چیزیں یہ سب کے سب حیوان کے افراد ہیں اور حیوان تمام کی حقیقتوں کا جزو ہے۔

2- کلی عرضی:

ایسی کلی جو اپنے تمام افراد کی پوری حقیقت بھی نہ ہو اور حقیقت کا جزو بھی نہ ہو بلکہ حقیقت سے خارج ہو۔

مثال: ضاحک ہونا، عالم ہونا، کالا گورا ہونا، موٹا پتلا ہونا۔

فائدہ:

- انسان کی حقیقت: حیوان ناطق (بولنے اور سوچنے والا جاندار)
- شیر کی حقیقت: حیوان مُفترِس (چیرنے پھاڑنے والا جاندار)
- گدھے کی حقیقت: حیوان ناهِق (بہنگنے والا جاندار)

- گھوڑے کی حقیقت: حیوان صاہل (ہنہانے والا جاندار)
- کتے کی حقیقت: حیوان نابخ (بھونکنے والا جاندار)

کلی ذاتی کی اقسام

کلی ذاتی کی تین قسمیں ہیں:

- 1: جنس
- 2: نوع
- 3: فصل

1: جنس

ایسی کلی ذاتی جو جتنے افراد پر بولی جائے ان سب کی حقیقتیں جدا جدا ہوں۔
مثال: حیوان؛ اس کی جزیات انسان، بکری، بیل وغیرہ کی حقیقت جدا جدا ہے۔

2: نوع

ایسی کلی ذاتی جو جتنے افراد پر بولی جائے ان سب کی حقیقت ایک ہو۔
مثال: انسان؛ اپنی جزیات یعنی عابد، خالد، طارق وغیرہ کی نوع ہے اور ان کی حقیقت ایک ہے۔ (حیوان ناطق)

فائدہ:

انسان کی حقیقت حیوان ناطق ہے۔ اس میں حیوان؛ انسان کے لیے جنس ہے، ناطق؛ انسان کے لیے فصل ہے اور خود انسان اپنے جمیع افراد کے لیے نوع ہے۔

3: فصل

ایسی کلی ذاتی جو جن افراد کے لیے بولی جائے ان سب کی حقیقت ایک ہو، البتہ وہ اپنی حقیقت والے افراد کو دیگر حقیقت والے افراد سے الگ کر دے۔
مثال: ناطق یہ فصل ہے انسان کے لیے، صاہل یہ فصل ہے گھوڑے کے لیے، ناطق یہ فصل ہے گدھے کے لیے۔

ناطق نے انسان کو، صابن نے گھوڑے کو اور ناهق نے گدھے کو حیوان میں شریک دیگر افراد مثلاً بکری، بیل وغیرہ سے جدا کر دیا ہے۔

فائدہ:

فصل کا کام یہ ہے کہ وہ اپنی ماہیت و حقیقت کو جنس میں شریک افراد سے جدا کر دیتا ہے، جیسے ناطق؛ انسان کو دیگر حیوان سے الگ کر دیتا ہے۔

کلی عرضی کی تعریف:

وہ کلی ہے جو اپنی جزئیات کی حقیقت سے خارج ہو۔

مثال: میٹھا انار، میٹھا ہونا انار کے لیے عرضی ہے۔

کلی عرضی کی اقسام:

کلی عرضی کی دو قسمیں ہیں:

1: خاصہ

2: عرض عام

1: خاصہ

ایسی کلی عرضی جو ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہو۔

مثال: ضاحک ہونا، کاتب ہونا، خطیب ہونا۔ یہ چیزیں انسان کے افراد کے ساتھ خاص ہیں اور انسان کے تمام افراد کی حقیقت ایک ہے۔

2: عرض عام

ایسی کلی عرضی ہے جو بہت ساری حقیقتوں والے افراد میں پائی جائے۔

مثال:

چلنا پھرنا، کھڑا ہونا، بیٹھنا لیٹنا، کھانا پینا وغیرہ۔

جنس کی اقسام

جنس کی دو قسمیں ہیں:

1: جنس قریب 2: جنس بعید

جنس قریب:

ایسی کلی ذاتی ہے جس کے بعض یا تمام افراد کے بارے میں حقیقت جاننے کے لیے سوال کیا جائے تو تمام سوالات کا جواب ایک ہی ہو۔ جیسے حیوان؛ یہ تمام ذی روح افراد کے لیے جنس قریب ہے۔ حیوان کے جتنے بھی افراد ہیں، ان کی حقیقت کے بارے میں جب سوال ہوگا تو جواب میں حیوان ہی آئے گا۔

مثال: اگر سوال کیا جائے:

• الْإِنْسَانُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ مَا هُمْ؟

جواب: حَيَوَانٌ.

• الْإِنْسَانُ وَالْفَيْلُ وَالْهَرَّةُ مَا هُمْ؟

جواب: حَيَوَانٌ.

• الْإِنْسَانُ وَالذُّبَابُ وَالْأَسَدُ مَا هُمْ؟

جواب: حَيَوَانٌ.

2- جنس بعید:

ایسی کلی ذاتی جس کے بعض افراد کی حقیقت کے لیے سوال کیا جائے تو جواب اور ہو اور دیگر بعض افراد کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا جائے تو جواب اور ہو، جیسے جسم نامی، یہ تمام ذی روح کے لیے جنس بعید ہے۔

مثال: اگر سوال کیا جائے:

• الْإِنْسَانُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ مَا هُمْ؟

جواب: حَيَوَانٌ.

• الْإِنْسَانُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ وَالشَّجَرُ مَا هُمْ؟

جواب: جِسْمٌ نَامِيٌّ.

• الْإِنْسَانُ وَالْبَقَرُ وَالشَّجَرُ وَالْحَجَرُ مَا هُمْ؟

جواب: جِسْمٌ مُطْلَقٌ.

• الْإِنْسَانُ وَالْبَقَرُ وَالْحَجَرُ وَالْعَقْلُ مَا هُمْ؟

جواب: جَوْهَرٌ.

فائدہ:

حیوان؛ انسان کی جنس قریب ہے، اور باقی جسم نامی، جسم مطلق اور جوہر یہ سب جنس بعید ہیں۔

فصل کی اقسام

فصل کی بھی دو قسمیں ہیں:

1: فصل قریب

2: فصل بعید

1: فصل قریب

اگر وہ فصل؛ جنس قریب میں شریک افراد سے جدا کرے تو فصل قریب ہے۔

مثال: ناطق یہ انسان کا فصل قریب ہے جو کہ انسان کو حیوان (جنس قریب) میں شریک افراد سے جدا کرتا ہے۔

2: فصل بعید

اگر وہ فصل؛ جنس بعید میں شریک افراد سے جدا کرے تو فصل بعید ہے۔

مثال: حساس یہ انسان کا فصل بعید ہے کیونکہ یہ انسان کو جسم نامی (جنس بعید) میں شریک افراد سے جدا کرتا ہے،

جنس قریب میں شریک افراد سے جدا نہیں کرتا۔

مشق 2

ہر سوال کا درست جواب منتخب کریں:

1. دلالت لفظیہ وضعیہ کی کتنی اقسام ہیں؟
 دو تین چار پانچ
2. دلالت مطابقی کی مثال کون سی ہے؟
 لفظ قرآن کی دلالت تیس پاروں پر
 لفظ قرآن کی دلالت بعض آیات پر
 اسد کی دلالت بہادری پر
 حمار کی دلالت بے وقوفی پر
3. مفہوم کی کتنی اقسام ہیں؟
 ایک دو تین چار
4. کلی ذاتی کی اقسام کون کون سی ہیں؟
 جنس، نوع، فصل
 جنس، نوع، خاص، عرض عام
 جنس، نوع، خاصہ، عرض عام
5. فصل قریب کی مثال کیا ہے؟
 ناطق حساس جسم نامی جوہر

خالی جگہ پر کریں:

1. دلالت لفظیہ وضعیہ کی تین اقسام ہیں: دلالت مطابقی، دلالت تفسیری، اور.....۔
2. لفظ قرآن کی دلالت مکمل تیس پاروں پر دلالت..... کہلاتی ہے۔
3. اگر ذہن میں آنے والا مفہوم ایک ہی فرد پر دلالت کرے تو یہ مفہوم..... کہلاتا ہے۔
4. ایسی کلی ذاتی جو جتنے افراد پر بولی جائے ان سب کی حقیقتیں جدا جدا ہوں، وہ..... کہلاتی ہے۔

5. ایسی کلی عرضی جو ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہو، اسے..... کہتے ہیں۔

صحیح یا غلط کی نشاندہی کریں:

1. دلالت التزامی میں لفظ اپنے موضوع لہ کے کل یا بعض اجزاء پر دلالت کرتا ہے۔ (صحیح / غلط)
2. مفہوم کلی وہ ہوتا ہے جو ایک سے زائد افراد پر دلالت کرے۔ (صحیح / غلط)
3. جنس قریب کی مثال "حیوان" ہے، جو تمام ذی روح افراد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (صحیح / غلط)
4. فصل قریب وہ ہے جو جنس بعید میں شریک افراد سے جدا کرے۔ (صحیح / غلط)
5. عرض عام ایک ایسی کلی عرضی ہے جو مخصوص حقیقت والے افراد تک محدود رہتی ہے۔ (صحیح / غلط)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

1. دلالت تضمنی کی تعریف کریں۔
2. کلی عرضی کی اقسام کون کون سی ہیں؟
3. فصل بعید کی وضاحت کریں۔
4. کلی ذاتی کی تین اقسام بیان کریں۔
5. "حیوان" جنس قریب کی مثال کیوں ہے؟

دو کلیوں میں نسبت

جب دو کلیوں (جیسے انسان اور حیوان) کا تقابل کیا جائے تو ان کے درمیان چار نسبتیں ہوتی ہیں:

- 1: تساوی
- 2: تباہین
- 3: عموم خصوص مطلق
- 4: عموم خصوص من وجہ

1: تساوی

دو کلیوں کے درمیان ایسی نسبت ہو کہ پہلی، دوسری اور دوسری، پہلی کے ہر ہر فرد پر صادق آئے۔
مثال: انسان اور بشر، ان دونوں میں تساوی کی نسبت ہے کہ انسان کا ہر فرد بشر ہے اور بشر کا ہر فرد انسان ہے۔

2: تباہین

دو ایسی کلیاں کہ ان کا کوئی فرد بھی دوسری کلی کے کسی فرد پر سچا نہ آئے۔
مثال: انسان اور فرس، ان دونوں میں تباہین کی نسبت ہے کہ دونوں میں سے کوئی بھی دوسری کے کسی فرد پر سچی نہیں آتی۔

3: عموم خصوص مطلق

دو کلیوں میں ایسی نسبت ہو کہ ان میں سے ایک کلی دوسری کے تمام افراد پر سچی آئے مگر دوسری کلی پہلی کے بعض افراد پر سچی آئے اور بعض پر آئے۔
مثال: انسان اور حیوان۔ ان دونوں میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے کہ حیوان تو انسان کے تمام افراد پہ سچا آتا ہے لیکن انسان، حیوان کے تمام افراد پر سچا نہیں آتا۔

4: عموم خصوص من وجہ

دو کلیوں میں ایسی نسبت ہوں کہ ہر کلی دوسرے کے بعض افراد پر سچی آئے اور بعض پر نہ آئے۔

مثال: حیوان اور اسود، ان دونوں میں عموم مخصوص من وجہ کی نسبت ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے بعض افراد پہ سچے آتے ہیں، اس طرح کہ بعض حیوان اسود ہوتے ہیں اور بعض اسود حیوان ہوتے ہیں۔

مُعَرِّف اور قول شارح

مناطق کے ہاں معرف اور قول شارح وہ مفہوم ہے جس کے ذریعے دو چیزوں کو پہچانا جاتا ہے۔ پھر اگر یہ معرفت صرف ذاتیات سے ہو تو اسے "حد" کہتے ہیں اور اگر صرف ذاتیات کے ذریعے سے نہ ہو تو اسے "رسم" کہتے ہیں۔

یاد رہے کہ ذاتیات سے مراد یہ ہے کہ اس چیز کی تعریف جنس، نوع اور فصل کے ذریعے سے ہو۔

فائدہ:

معرف کا لغوی معنی: پہچان کرانے والا
قول شارح کا معنی: تشریح کرنے والے کا قول

حد کی اقسام

حد کی دو قسمیں ہیں:

- 1: حد تام
- 2: حد ناقص

1: حد تام

حد تام کسی چیز کا وہ معرف ہے جو اس کی جنس قریب اور فصل قریب سے مل کر بنے۔

مثال:

حیوان ناطق۔ انسان کی تعریف حیوان ناطق کے ساتھ کی جائے تو یہ حد تام بنے گی، حیوان؛ انسان کی جنس قریب ہے اور ناطق؛ فصل قریب۔

2: حد ناقص

حد ناقص کسی چیز کا وہ معرف ہے جو اس کی جنس بعید اور فصل قریب سے مل کر بنے یا صرف فصل قریب

ہو۔

مثال: جسم ناطق یا صرف ناطق۔ انسان کی تعریف جسم ناطق کے ساتھ یا صرف ناطق کے ساتھ کی جائے تو یہ حد ناقص ہے۔ جسم؛ جنس بعید ہے اور ناطق فصل قریب ہے۔

رسم کی اقسام

رسم کی بھی دو قسمیں ہیں:

1: رسم تام

2: رسم ناقص

1: رسم تام

کسی چیز کا وہ معرف جس میں اس کی تعریف جنس قریب اور خاصہ کے ساتھ کی جائے۔

مثال: حیوان ضاحک۔ انسان کی تعریف حیوان ضاحک سے کی جائے تو یہ رسم تام ہے، حیوان جنس قریب اور

ضاحک خاصہ ہے۔

2: رسم ناقص

کسی چیز کا وہ معرف جس میں اس کی تعریف صرف خاصہ سے یا جنس بعید اور خاصہ کے ساتھ کی جائے۔

مثال: ضاحک یا جسم ضاحک۔ انسان کی تعریف صرف ضاحک کے ساتھ یا جسم ضاحک کے ساتھ کی جائے تو یہ

رسم ناقص ہے، ضاحک خاصہ ہے اور جسم جنس بعید ہے۔

(جسم جنس بعید ہے اور ضاحک خاصہ ہے)

تصدیقات کی بحث

قضیہ کی تعریف:

ایسا کلام، ایسی بات یا ایسا جملہ جو کسی چیز کی تصدیق یا تردید کرتا ہو اور اس کے بارے میں صحیح غلط اور سچے جھوٹے ہونے کا فیصلہ کیا جاسکے۔

فائدہ نمبر 1:

جو کلام نحویوں کے ہاں ”جملہ خبریہ“ کہلاتا ہے وہی مناطقہ کے ہاں ”قضیہ“ کہلاتا ہے۔

فائدہ نمبر 2:

قضیہ کے تین اجزاء ہوتے ہیں:

1: موضوع

2: محمول

3: رابطہ

موضوع:

وہ چیز یا شخص جس پر قضیہ کے اندر بحث کی جا رہی ہو یا جس کے لیے کوئی وصف یا حکم ثابت کیا جا رہا ہو۔

محمول:

وہ کلمہ جو موضوع کے لیے کوئی حکم یا وصف بیان کرے۔

رابطہ:

ایسا لفظ جو موضوع اور محمول کے درمیان تعلق پر دلالت کرے۔

• انسان حیوان ناطق ہے۔ اس میں "انسان" موضوع، "حیوان ناطق" محمول اور لفظ "ہے" رابطہ ہے۔

• سورج طلوع نہیں ہوا۔ اس میں "سورج" موضوع، "طلوع" محمول اور "نہیں ہوا" رابطہ ہے۔

قضیہ کی اقسام

قضیہ کی دو قسمیں ہیں:

- 1: حملیہ
- 2: شرطیہ

1: قضیہ حملیہ

ایسا قضیہ جس میں کسی موضوع کے لیے کوئی حکم یا وصف ثابت کیا جائے۔

مثال: انسان حیوان ناطق ہے۔ علم نفع دیتا ہے۔ زنا حرام ہے۔

فائدہ:

ہر قضیہ حملیہ میں موضوع اور محمول دونوں ضروری ہوتے ہیں۔ موضوع بتلاتا ہے کہ کس کے بارے میں بات ہو رہی ہے اور محمول بتلاتا ہے کہ اس کے بارے میں کیا بات ہو رہی ہے۔

قضیہ حملیہ کی اقسام

قضیہ حملیہ کی چار قسمیں ہیں:

- 1: مخصوصہ
- 2: طبعیہ
- 3: محصورہ
- 4: مہملہ

1: مخصوصہ

ایسا قضیہ حملیہ جس میں موضوع خاص فرد یا متعین ذات ہو۔

مثال: محمد رسول اللہ ﷺ۔ اسم محمد موضوع ہے جو مخصوص متعین ہے اور رسول اللہ میں رسالت حکم ہے جو کہ

محمول ہے۔

فائدہ: قضیہ مخصوصہ کو قضیہ شخصیہ بھی کہتے ہیں۔

2: طبعیہ

ایسا قضیہ حملیہ جس میں موضوع؛ کسی نوع یا جنس پر دلالت کرے اور حکم؛ نوع کی فطری یا عمومی حالت کو بیان کرے۔

مثال نمبر 1: انسان حیوان ناطق ہے۔ انسان موضوع ہے، یہ نوع ہے اور حیوان ناطق محمول ہے جو انسان کے فطری وصف کو ظاہر کرتا ہے۔

مثال نمبر 2: " إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ " (بے شک شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے) اس میں الشِّرْكَ موضوع ہے، یہ نوع ہے کہ شرک کے تمام اقسام کو شامل ہے، یعنی ہر قسم کا شرک۔ اور ظلم عظیم یہ شرک کی عمومی حالت اور عمومی حکم کو ظاہر کرتا ہے کہ شرک کی کوئی بھی قسم ہو وہ ظلم عظیم ہے بہت بڑا گناہ ہے۔

3: محصورہ

ایسا قضیہ جس میں موضوع کو کسی قید یا حد کے ساتھ بتلایا گیا ہو، جیسے سب، کچھ، بعض، ہر، کوئی نہیں وغیرہ۔

مثال: ہر انسان فانی ہے، ہر انسان؛ موضوع، فانی؛ محمول اور فانی ہونے کا حکم؛ بطور قید ہے۔

4؛ مہملہ

ایسا قضیہ جس میں موضوع کے بارے میں بغیر کسی قید یا تخصیص کے حکم لگایا جائے، اس وجہ سے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ حکم تمام افراد پر ہے یا بعض افراد پر۔

مثال:

- انسان محنت کرتا ہے۔ اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ محنت کرنے والا حکم انسان کے ہر فرد کو شامل ہے یا بعض افراد کے لیے۔

- پرندے اڑتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ اڑنے والا حکم پرندے کے ہر فرد کے لیے ہے یا بعض کے لیے۔
- جانور بوجھ اٹھاتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ بوجھ اٹھانے والا حکم جانور کے ہر فرد کے لیے ہے یا بعض کے لیے۔

قضیہ محصورہ کی اقسام

قضیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں۔ ان کو ”محسوراتِ اربعہ“ کہا جاتا ہے۔

- 1: موجبہ کلیہ
- 2: موجبہ جزئیہ
- 3: سالبہ کلیہ
- 4: سالبہ جزئیہ

1: موجبہ کلیہ

ایسا قضیہ جس میں موضوع کے تمام افراد کے لیے اثباتی حکم لگایا گیا ہو، یعنی اثباتی حکم موضوع کے ہر ہر فرد

پر ہو۔

مثال:

- ہر انسان فانی ہے۔ اس میں فنا والا حکم انسان کے ہر ہر فرد کو شامل ہے۔
- تمام درخت سبز ہیں۔ اس میں سبز ہونے والا حکم درخت کے ہر فرد کو شامل ہے۔
- تمام پتھر سخت ہیں۔ اس میں سخت ہونے والا حکم پتھر کے ہر فرد کو شامل ہے۔

2: موجبہ جزئیہ

ایسا قضیہ جس میں موضوع کے بعض افراد پر اثباتی حکم لگایا گیا ہو۔

مثال:

- بعض انسان عالم ہیں۔ اس میں انسان کے بعض افراد کے لیے علم کو ثابت کیا گیا ہے۔
- بعض پرندے سفید ہوتے ہیں۔ اس میں پرندوں کے بعض افراد کے لیے سفید ہونے کا حکم لگایا گیا ہے۔

3: سالبہ کلیہ

ایسا قضیہ جس میں موضوع کے ہر ہر فرد کے لیے سلبی حکم لگایا گیا ہو۔

مثال:

- کوئی انسان فرشتہ نہیں۔ اس میں انسان کے ہر فرد کے لیے فرشتہ ہونے کی نفی کی گئی ہے۔
- کوئی پتھر نرم نہیں۔ اس میں پتھر کے ہر فرد کے لیے نرم ہونے کی نفی کی گئی ہے۔

4: سالبہ جزئیہ

ایسا قضیہ کہ جس میں موضوع کے بعض افراد پر سلبی حکم لگایا گیا ہو۔

مثال:

- کچھ انسان سچے نہیں ہیں۔ اس میں انسان کے کچھ افراد سے سچے ہونے کی نفی کی گئی ہے۔
- بعض جانور زہریلے نہیں ہیں۔ اس میں جانوروں کے بعض افراد سے زہریلے پن کی نفی کی گئی ہے۔

قضیہ شرطیہ کی تعریف اور اقسام

قضیہ شرطیہ کی تعریف

جو دو قضیوں سے مل کر بنے، اس کے جزو اول کو مقدم اور جزو ثانی کو تالی کہتے ہیں۔

مثال:

اگر سورج نکلے گا تو دن موجود ہوگا۔ اس میں جزو اول (اگر سورج نکلے گا) یہ مقدم ہے اور جزو ثانی (تو دن

موجود ہوگا) یہ تالی ہے۔

قضیہ شرطیہ کی اقسام

قضیہ شرطیہ کی دو قسمیں ہیں۔

1: متصل 2: منفصلہ

1: متصلہ

دو ایسے قضیے کہ ایک کے ماننے سے دوسرے کو ماننا پڑے۔
مثال: اگر فلاں انسان ہے تو جاندار بھی ہے۔ انسان ماننے سے جاندار ماننا لازم ہے۔

قضیہ متصلہ کی اقسام

قضیہ متصلہ کی دو قسمیں ہیں:

1: لزومیہ

2: اتفاقیہ

1: لزومیہ

دونوں قضیوں کے درمیان ایسا گہرا تعلق ہو کہ ایک پایا جائے تو دوسرے کا پایا جانا لازم اور ضروری ہو۔
مثال: اگر ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کرو گے تو جنت میں جاؤ گے۔ یعنی ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کرنے کی صورت میں دخولِ جنت لازم ہے۔

2: اتفاقیہ

دونوں قضیوں میں کوئی گہرا تعلق نہ ہو بلکہ دونوں اتفاقاً جمع ہو گئے ہوں۔
مثال: اگر سراج مفتی ہے تو اس کا بھائی قاری ہے۔ اگر حامد کاتب ہے تو شاعر بھی ہے۔

قضیہ شرطیہ منفصلہ:

دو قضیوں کے درمیان جدائی کو ثابت کیا جائے یا جدائی کی نفی کی جائے۔ اگر جدائی کو ثابت کیا جائے تو منفصلہ موجبہ اور اگر جدائی کی نفی کی جائے تو منفصلہ سالبہ کہلاتا ہے۔
مثال:

- فلاں شخص یا تو عالم ہے یا جاہل ہے۔ (یہ منفصلہ موجبہ کی مثال ہے)
- ایسا نہیں ہو سکتا کہ سراج حافظ ہو اور قرآن نہ پڑھ سکتا ہو۔ (یہ منفصلہ سالبہ کی مثال ہے)

قضیہ منفصلہ کی پہلی تقسیم

پہلی تقسیم میں قضیہ منفصلہ کی دو قسمیں ہیں:

1: عنادیہ

2: اتفاقیہ

1: منفصلہ عنادیہ:

ایسا قضیہ جس میں مقدم اور تالی ذاتی طور پر جدائی کا تقاضا کرتے ہوں۔

مثال: یہ عدد طاق ہے یا جفت ہے۔

2: منفصلہ اتفاقیہ:

ایسا قضیہ جس میں مقدم اور تالی ذاتی طور پر جدائی کا تقاضا نہ کرتے ہوں بلکہ ان کے درمیان جدائی اتفاقاً ہو

گئی ہو۔

مثال: سران کاتب ہے تو شاعر نہیں ہے۔

قضیہ منفصلہ کی دوسری تقسیم

دوسری تقسیم میں قضیہ منفصلہ کی تین قسمیں ہیں:

1: حقیقیہ

2: مانعۃ الجمع (جس کا جمع ہونا ممنوع ہو)

3: مانعۃ الخلو (جس کا جدا ہونا ممنوع ہو)

1: منفصلہ حقیقیہ

وہ قضیہ ہے جس میں مقدم اور تالی کے درمیان ایسا تضاد ہو کہ دونوں نہ تو جمع ہو سکیں اور نہ ہی دونوں جدا

ہو سکیں، ایک ہو تو دوسرا نہ ہو دوسرا ہو تو پہلا نہ ہو۔

مثال: یہ عدد طاق ہے یا جفت ہے۔

2: مانعة الجمع

وہ قضیہ جس میں مقدم اور تالی بیک وقت جمع تو نہ ہو سکیں البتہ دونوں جدا ہو سکیں یعنی بیک وقت دونوں اکٹھے نہ ہوں البتہ ایسا ممکن ہے کہ دونوں ہی نہ ہوں۔

مثال: یہ چیز یا تو درخت ہے یا پتھر ہے۔ اب یہ ممکن نہیں کہ ایک ہی چیز بیک وقت درخت بھی ہو اور پتھر بھی ہو، ہاں ایسا ممکن ہے کہ وہ چیز درخت بھی نہ ہو اور پتھر بھی نہ ہو بلکہ کوئی اور چیز ہو۔

3: مانعة الخلو

وہ قضیہ جس میں مقدم اور تالی بیک وقت جدا نہ ہو سکیں البتہ جمع ہو جائیں۔

مثال: زید یا تو پانی میں ہے یا ڈوبے والا نہیں ہے۔ یہاں دونوں قضیے جدا نہیں ہو سکتے کہ پانی میں نہ ہو اور ڈوب جائے، ایسا نہیں ہو سکتا۔ لیکن دونوں قضیے جمع ہو سکتے ہیں کہ پانی میں ہو اور ڈوبے نہیں بلکہ تیرتا رہے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
جَعَلْتَهَا عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

مشق 3

ہر سوال کا درست جواب منتخب کریں:

1. دو کلیوں کے درمیان تساوی کی نسبت کب ہوتی ہے؟
 - جب دونوں کلیوں کا ہر فرد دوسرے کلی کے ہر فرد پر سچا آئے
 - جب دونوں کلیوں میں ایک کلی کا کوئی فرد دوسرے کلی کے کسی فرد پر سچا نہ آئے
 - جب ایک کلی دوسری کے تمام افراد پر سچی آئے اور دوسری کلی پہلے کے بعض افراد پر
 - جب دونوں کلیوں کے کچھ افراد ایک دوسرے کے ساتھ سچے آتے ہیں
2. تباہی کی نسبت کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
 - دونوں کلیوں کا کوئی فرد دوسرے کلی کے کسی فرد پر سچا نہیں آتا
 - دونوں کلیوں کے تمام افراد ایک دوسرے کے ساتھ سچے آتے ہیں
 - ایک کلی دوسری کے تمام افراد پر سچی آتی ہے
 - ایک کلی دوسری کے بعض افراد پر سچی آتی ہے
3. رسم تام کی تعریف کیا ہے؟
 - ایسی تعریف جس میں جنس قریب اور خاصہ کا استعمال ہوتا ہے
 - ایسی تعریف جو جنس بعید اور خاصہ کے ساتھ کی جاتی ہے
 - ایسی تعریف جو صرف خاصہ کے ذریعے کی جاتی ہے
 - ایسی تعریف جو ذاتیات سے کی جاتی ہے
4. قضیہ شرطیہ کی مثال کیا ہو سکتی ہے؟
 - اگر سورج نکلے گا تو دن موجود ہوگا
 - انسان حیوان ناطق ہے
 - کچھ انسان سچے نہیں ہیں
 - ہر انسان فانی ہے

خالی جگہ پر کریں:

1. عموم خصوص من وجہ کی نسبت میں دونوں کلیوں کے کچھ افراد ایک دوسرے کے آتے ہیں۔
2. حد تام میں کسی چیز کی تعریف اس کی جنس اور فصل کے ساتھ کی جاتی ہے۔
3. قضیہ حملیہ میں موضوع اور محمول دونوں ہوتے ہیں۔
4. رسم ناقص میں تعریف صرف یا جنس بعید اور کے ساتھ کی جاتی ہے۔
5. قضیہ محصورہ میں موضوع کے تمام افراد کے لیے حکم لگایا جاتا ہے۔

صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں:

1. عموم خصوص مطلق کی نسبت میں دونوں کلیوں کا ہر فرد دوسرے کلی کے تمام افراد پر سچا آتا ہے۔ (صحیح / غلط)
2. حد ناقص میں جنس قریب اور فصل بعید کا استعمال کیا جاتا ہے۔ (صحیح / غلط)
3. قضیہ شرطیہ کی مثال میں مقدم اور تالی کے درمیان کوئی گہرا تعلق نہیں ہوتا۔ (صحیح / غلط)
4. رسم تام میں جنس قریب اور خاصہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ (صحیح / غلط)
5. قضیہ مہملہ میں موضوع کے بارے میں کوئی قید یا تخصیص نہیں ہوتی۔ (صحیح / غلط)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

1. تساوی کی نسبت کی مثال بیان کریں۔
2. عموم خصوص من وجہ میں دونوں کلیوں کے افراد کی کیسی نسبت ہوتی ہے؟
3. حد تام اور حد ناقص میں کیا فرق ہے؟
4. قضیہ حملیہ کی اقسام کیا ہیں؟
5. رسم ناقص کی تعریف کیا ہے؟
6. عموم خصوص مطلق میں کیا فرق ہوتا ہے؟

تناقض کی بحث

تناقض کی تعریف:

دو قضیے ایسے ہوں کہ ایک موجبہ اور دوسرا سالبہ ہو، ان میں سے ایک کو سچا ماننے کی صورت میں دوسرے کو جھوٹا ماننا لازم ہو تو دو قضیوں کے اس اختلاف کو تناقض کہتے ہیں۔ مثلاً:

سراج کھڑا ہے، سراج کھڑا نہیں ہے۔
نور دین سویا ہے، نور دین سویا نہیں ہے۔

قضیہ شخصیہ یعنی قضیہ مخصوصہ میں تناقض پائے جانے کے لیے آٹھ چیزوں میں بیک وقت اتحاد ضروری ہے، یعنی ان آٹھ چیزوں کا بیک وقت پایا جانا ضروری ہے۔ وہ آٹھ چیزیں یہ ہیں:

1: موضوع ایک ہو۔

2: محمول ایک ہو۔

3: مکان ایک ہو۔

4: شرط ایک ہو۔

5: اضافت میں متحد ہوں۔

6: جزء اور کل میں متحد ہوں۔

7: قوت و فعل میں متحد ہوں۔

8: زمان میں متحد ہوں، یعنی زمانہ ایک ہو۔

ان آٹھ چیزوں میں اتحاد کو "وحدتِ ثمانیہ" کہا جاتا ہے، ایک شعر میں ان سب کو جمع کیا گیا ہے:

در تناقض ہشت وحدت شرط داں

وحدتِ موضوع و محمول و مکاں

وحدتِ شرط و اضافت جز و کل

قوت و فعل است در آخر زماں

مثالیں:

1: موضوع متحد ہو:

- سراج عالم ہے، سراج عالم نہیں ہے۔ اس میں تناقض ہے کہ موضوع ایک ہے۔
- سراج عالم ہے، نور دین عالم نہیں ہے۔ اس میں تناقض نہیں کیوں کہ موضوع ایک نہیں۔

2: محمول متحد ہو:

- سراج عالم ہے، سراج عالم نہیں ہے۔ اس میں تناقض ہے کہ موضوع اور محمول متحد ہے۔
- سراج عالم ہے، سراج جاہل نہیں ہے، اس میں تناقض نہیں کہ محمول ایک نہیں۔

3: مکان یعنی جگہ میں متحد ہوں:

- سراج کمرے میں سویا ہوا ہے، سراج کمرے میں سویا ہوا نہیں ہے۔ اس میں تناقض ہے کہ موضوع، محمول اور مکان متحد ہیں۔

- سراج کمرے میں سویا ہوا ہے، سراج مسجد میں سویا ہوا نہیں ہے۔ اس میں تناقض نہیں کیونکہ مکان متحد نہیں ہے۔

4: شرط میں متحد ہوں:

- بوقت کتابت سراج کی انگلیاں حرکت کرتی ہیں، بوقت کتابت سراج کی انگلیاں حرکت نہیں کرتیں۔ ان میں تناقض ہے کیوں کہ شرط (کتابت والی، لکھنے والی) ایک ہے۔
- بوقت کتابت سراج کی انگلیاں حرکت کرتی ہیں، بوقت عدم کتابت سراج کی انگلی حرکت نہیں کرتیں۔ ان میں تناقض نہیں ہے کیوں کہ شرط ایک نہیں۔

5: اضافت میں متحد ہوں:

- سراج؛ زین کا باپ ہے، سراج؛ زین کا باپ نہیں۔ ان میں تناقض ہے۔
- سراج؛ زین کا باپ ہے، سراج؛ حماد کا باپ نہیں۔ ان میں تناقض نہیں کیونکہ اضافت میں متحد نہیں۔

6: جزو؛ کل میں متحد ہوں:

یعنی ایک قضیے میں اگر جزء کی بات ہو، اور ہی ہو تو دوسرے میں بھی جزء کی بات ہو، اسی طرح اگر ایک میں کل کی بات ہو تو دوسرے میں بھی کل کی بات ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ایک قضیے میں جزء کی بات ہو اور دوسرے میں کل کی بات ہو۔

حبشی کالا ہے، حبشی کالا نہیں ہے۔ صرف اتنا کہنا تناقض کے لیے کافی نہیں ہے، کیوں کہ یہ سچا بھی ہو سکتا ہے اور جھوٹا بھی۔ اس صورت میں تناقض کے لیے ضروری ہو گا کہ قائل یعنی کہنے والے سے وضاحت پوچھی جائے گی کہ کالے ہونے سے کل مراد ہے یا جزء مراد ہے؟

7: قوت و فعل میں متحد ہوں:

بالفعل کا مطلب ہے اس چیز کا موجود ہونا، اور بالقوت کا مطلب ہے چیز موجود نہ ہو لیکن اس چیز کے حصول کی صلاحیت کا پایا جانا۔ جیسے جو شخص حافظ اور عالم ہے وہ بالفعل ہے اور جو نہیں ہے اور بن سکتا ہے وہ بالقوت ہے۔

8: زمانہ میں متحد ہوں:

- سراج رات کو سویا ہے، سراج رات کو نہیں سویا۔ اس میں تناقض ہے۔
- سراج رات کو سویا ہے، سراج دن کو نہیں سویا۔ ان میں تناقض نہیں۔

حجت کی تعریف اور اقسام

حجت کی تعریف:

ایسی دو (یا دو سے زائد) معلوم تصدیقات جن کو ملانے سے ایک نامعلوم تصدیق حاصل ہو، ان معلوم تصدیقات کو حجت اور دلیل کہتے ہیں اور حاصل شدہ نامعلوم تصدیق کو نتیجہ کہتے ہیں۔ جیسے یوں کہا جائے:

- ہر انسان جاندار ہے (صغریٰ)
- ہر جاندار جسم ہے (کبریٰ)
- ہر انسان جسم ہے (نتیجہ)

حجت کی اقسام

حجت کی تین قسمیں ہیں:

1: قیاس 2: استقراء 3: تمثیل

1: قیاس

ایسا کلام جو ایسے دو (یا دو سے زائد) قضیوں سے مل کر بنے کہ اگر ان دو قضیوں کو مانیں تو تیسرا قضیہ بھی ماننا پڑے۔

مثال:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل سنت ہے۔ (صغریٰ)

اور ہر سنت قابل عمل ہے۔ (کبریٰ)

جب ان دو قضیوں کو مان لیا تو اب تیسرے قضیہ کو ماننا لازمی ہو گا کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل قابل عمل ہے۔ (نتیجہ)

نتیجہ نکالنے کا طریقہ:

اصغر: نتیجہ کے موضوع کو اصغر کہتے ہیں۔

صغریٰ: جس قضیہ میں اصغر ہو اسے صغریٰ کہتے ہیں۔

اکبر: نتیجہ کے محمول کو اکبر کہتے ہیں۔

کبریٰ: جس قضیہ میں اکبر ہو اسے کبریٰ کہتے ہیں۔

حد اوسط: جو لفظ ان قضیوں میں مکرر (بار بار) آئے اس کو حد اوسط کہتے ہیں۔

صغریٰ اور کبریٰ میں جو لفظ مکرر (حد اوسط) ہے اس کو گرا دیں پھر اصغر اور اکبر کو ملا دیں تو جو حاصل ہو وہی

نتیجہ ہو گا۔

قیاس کی تقسیم

قیاس کی اولاً دو قسمیں ہیں:

i: استثنائی

ii: اقترانی

i- قیاس استثنائی

وہ قیاس جو دو قضیوں سے مرکب ہوتا ہے، پہلا قضیہ شرطیہ دوسرا حملیہ ہوتا ہے اور دونوں قضیوں کے درمیان حرف "لیکن" یا "چونکہ" وغیرہ آتے ہیں اور اس قضیہ شرطیہ میں خود نتیجہ یا اس کی نفیض موجود ہوتی ہے۔
مثال:

• اگر سورج نکلے گا تو دن موجود ہوگا (قضیہ شرطیہ) چونکہ سورج نکلا ہوا ہے (قضیہ حملیہ) پس دن موجود ہے۔ (نتیجہ)

اس مثال میں خود نتیجہ قضیہ شرطیہ میں موجود ہے۔

• اگر سورج نکلا ہوا ہوگا تو دن موجود ہوگا (قضیہ شرطیہ) لیکن دن موجود نہیں ہے (قضیہ حملیہ) پس سورج نکلا ہوا نہیں ہے۔ (نتیجہ)

اس مثال میں نتیجہ کی نفیض قضیہ شرطیہ میں موجود ہے۔

ii- قیاس اقترانی

وہ قیاس جو دو قضیوں سے مرکب ہوتا ہے، خواہ وہ دونوں قضیے حملیہ ہوں یا شرطیہ ہوں یا ایک حملیہ اور دوسرا شرطیہ ہو اور ان دونوں کے درمیان حرف لیکن، چونکہ وغیرہ بھی نہیں آتے۔
مثال:

قیاس استثنائی کے علاوہ قیاس کی باقی تمام مثالیں قیاس اقترانی کی ہیں، یعنی صغریٰ کبریٰ والی مثالیں۔

جیسے: ہر انسان جاندار ہے (صغریٰ)

ہر جاندار جسم ہے (کبریٰ)

ہر انسان جسم ہے (نتیجہ)

2: استقراء

کسی کلی کے بعض افراد میں کوئی خاص وصف دیکھ کر سب کے لیے وہی حکم لگا دینا بغیر علت کے، جیسے:
کسی علاقہ کے دو تین بندوں کی سخاوت کو دیکھ کر تمام کے لیے سخی ہونے کا حکم لگا دینا۔
استقراء کا حکم: استقراء یقین کا فائدہ نہیں دیتا۔

3: تمثیل:

کسی کلی کے بعض افراد میں خاص وصف دیکھا جائے، پھر علت بھی معلوم کی جائے اور علت کے اشتراک کی وجہ سے دوسرے بعض افراد پر بھی وہی حکم لگا دیا جائے۔
مثال: شراب حرام ہے، علت نشہ آور ہونا ہے، یہی علت بھنگ اور چرس میں بھی موجود ہے، اس لیے بھنگ اور چرس بھی حرام ہوگی۔
فائدہ: فن منطق میں اسے تمثیل کہتے ہیں جب کہ فن اصول فقہ میں اسے ”قیاس“ کہا جاتا ہے۔

دلیل لمی اور انی کی تعریف

دلیل لمی:

علت کے ذریعے سے کسی حکم کو ثابت کرنا دلیل لمی کہلاتا ہے۔

فائدہ: دلیل لمی کے ذریعے مطلوب کو ثابت کرنا تعلیل کہلاتا ہے۔

مثال: زمین دھوپ والی ہو رہی ہے (صغریٰ)

اور ہر دھوپ والی چیز روشن ہوتی ہے (کبریٰ)

لہذا زمین روشن ہے۔ (نتیجہ)

اس میں دھوپ علت ہے، روشن ہونا علامت ہے۔ یعنی دھوپ؛ روشن ہونے کی علت ہے اور روشن ہونا

دھوپ کے وجود پر علامت ہے۔

دلیل اِنی:

علامت دیکھ کر کسی حکم کو ثابت کرنا دلیل اِنی کہلاتا ہے۔

فائدہ: دلیل اِنی کے ذریعے مطلوب کو ثابت کرنا استدلال کہلاتا ہے۔

مثال: زمین روشن ہے (صغریٰ)

اور ہر روشن چیز دھوپ والی ہوتی ہے (کبریٰ)

لہذا زمین دھوپ والی ہے۔ (نتیجہ)

اس میں روشن ہونا؛ علامت ہے اور علامت کو دیکھ کر حکم لگایا گیا ہے۔

صناعاتِ خمس

قیاس کی مادہ کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں، ان کو ”صناعاتِ خمس“ کہتے ہیں۔

فائدہ: مقدمات کو ترتیب دینے سے جو صورت (ہیئت) بنتی ہے، اسے صورتِ قیاس کہتے ہیں اور ان مقدمات میں

جو معنی یا مفہوم بیان کیے گئے ہوتے ہیں ان کو مادہٴ قیاس کہتے ہیں۔

اب تک ساری بحث صورتِ قیاس سے متعلق تھی، اب یہاں صناعاتِ قیاس سے مادہٴ قیاس کی بحث شروع

ہونے لگی ہے۔ قیاس کی مادہ کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں۔

1: قیاسِ برہانی

وہ قیاس جو ایسے قضیوں سے بنے جو یقینی ہوں خواہ وہ بدیہی ہوں یا نظری ہوں۔

مثال:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (صغریٰ)

اور اللہ کا ہر رسول واجب الاطاعت ہے۔ (کبریٰ)

لہذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجب الاطاعت ہیں۔ (نتیجہ)

2: قیاس جدلی

وہ قیاس جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جو مشہور ہوں یا کسی طبقہ کے نزدیک مسلم ہوں، خواہ وہ مقدمات سچے ہوں یا جھوٹے ہوں۔

مثال:

- سچ بولنا اچھی عادت ہے (صغریٰ)
- اور ہر اچھی عادت کو اپنانا چاہیے (کبریٰ)
- لہذا سچ کو اپنانا چاہیے۔ (نتیجہ)
- (یہ قیاس سچے مقدمات سے مرکب ہے)

ہندوؤں کے ہاں مشہور ہے کہ:

- جاندار کا ذبح کرنا برا ہے (صغریٰ)
- اور ہر برا کام واجب الترتک ہے (کبریٰ)
- لہذا جاندار کو ذبح کرنا واجب الترتک ہے (نتیجہ)۔
- (یہ قیاس جھوٹے مقدمات سے مرکب ہے)

3: قیاس خطابی

وہ قیاس جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو کہ غالب گمان ان کے درست ہونے کا ہو۔

مثال:

- تجارت نفع کی چیز ہے (صغریٰ)
- اور ہر نفع کی چیز اختیار کرنے کے قابل ہے (کبریٰ)
- لہذا تجارت اختیار کرنے کے قابل ہے (نتیجہ)

4: قیاس شعری

وہ قیاس جو ایسے قضیوں سے بنے جو محض خیالی ہوں، چاہے وہ سچے ہوں یا جھوٹے ہوں۔

مثال: کہا جاتا ہے کہ:

- فلاں چاند ہے (صغریٰ)
- اور ہر چاند روشن ہوتا ہے (کبریٰ)
- لہذا فلاں روشن ہے۔ (نتیجہ)

5: قیاس سفسطی

وہ قیاس جو ایسے قضیوں سے بنے جو محض وہمی اور جھوٹے ہوں۔

مثال: شیر کی تصویر کو دیکھ کر کہا جائے کہ:

- یہ شیر ہے (صغریٰ)
- اور ہر شیر دھاڑتا ہے (کبریٰ)
- لہذا یہ بھی دھاڑتا ہے (نتیجہ)

قیاس برہانی کی اقسام

قیاس برہانی کے جو قضیے بدیہی ہیں، ان کی چھ اقسام ہیں۔ ان کو بدیہات کی اقسام ستہ بھی کہا جاتا ہے:

- 1: اولیات
- 2: فطریات
- 3: حدسیات
- 4: مشاہدات
- 5: تجربیات
- 6: متواترات

1: اولیات

وہ قضیے جن کا موضوع اور محمول ذہن میں آتے ہی فوراً عقل اس حکم کو تسلیم کرے۔

مثال: باپ؛ بیٹے سے بڑا ہوتا ہے۔

2: فطریات

وہ قضیے جن کو عقل فوراً تسلیم کر لے اور ان کی دلیل بھی ذہن میں موجود رہتی ہے۔

مثال: آٹھ (8) جفت ہے۔ (جفت ہونے کی دلیل بھی ذہن میں موجود رہتی ہے کہ یہ عدد ایسا ہے جو 2 سے برابر تقسیم کو قبول کرتا ہے)

3: حدسیات

وہ قضیے جن کی دلیل بغیر صغریٰ کبریٰ کو ترتیب دیے ذہن میں آجائے۔

مثال:

کسی کامل، ذی استعداد مفتی سے پوچھا جائے کہ کھانے کی چیز میں مچھر گر گیا ہے، وہ چیز پاک ہے یا ناپاک؟
مفتی صاحب فوراً جواب دیں: "پاک ہے۔"

4: مشاہدات

وہ قضیے جن میں حکم؛ مشاہدہ کی بنا پر لگایا جائے۔

مثال:

سورج نکلنے سے روشنی کا معلوم ہونا مشاہدہ کی بنا پر ہوتا ہے۔

5: تجربات

وہ قضیے جن پر حکم؛ تجربہ کی بنا پر لگایا جائے۔

مثال:

غصہ کی حالت میں کیے گئے فیصلے اکثر غلط ہوتے ہیں۔

مشاہدہ اور تجربہ سے متعلق مزید وضاحت

مشاہدہ:

"مشاہدہ وہ عقلی یا حسی ادراک ہے جو کسی چیز کے براہ راست ادراک سے حاصل ہو، بغیر اس پر کوئی عملی اثر ڈالے یا اسے تبدیل کیے۔"

مثال: اگر آپ رات کے وقت آسمان پر چاند کو دیکھ رہے ہیں اور اس کے بدلتے ہوئے مراحل کا مطالعہ کر رہے ہیں، تو یہ مشاہدہ کہلائے گا کیونکہ آپ صرف دیکھ رہے ہیں، اس پر کوئی اثر نہیں ڈال رہے ہیں۔

مشاہدہ کی اقسام:

1: حسی مشاہدہ:

وہ مشاہدہ جو حواسِ خمسہ (دیکھنے، سننے، چکھنے، سونگھنے، یا چھونے) کے ذریعے کیا جائے۔

مثال: کسی دریا کو بہتے ہوئے دیکھنا، پرندوں کی آواز سننا، کسی چیز کو چھو کر اس کی سطح کا اندازہ لگانا۔

2: عقلی مشاہدہ:

وہ مشاہدہ جو عقل کے ذریعے بغیر کسی حسی تجربے کے حاصل ہو۔

مثال: یہ سمجھنا کہ "کل، جزء سے بڑا ہوتا ہے" یا "دو متضاد چیزیں ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتیں"۔

تجربہ:

"تجربہ وہ عملی، سائنسی یا ذاتی مشق ہے جس میں کسی چیز یا معاملے پر اثر ڈال کر، اسے گزار کر، یا اس سے گزر کر اس کے اثرات، نتائج یا حقائق کو سمجھا جاتا ہے۔ تجربہ کا مطلب نہ صرف کسی چیز پر عملی طور پر اثر ڈالنا ہے بلکہ خود کسی عمل سے گزر کر سیکھنا بھی تجربہ کہلاتا ہے۔"

مثالیں:

- اگر کوئی سائنسدان پانی کو گرم کر کے اس کے ابلنے کے درجہ حرارت کو ناپ رہا ہے، تو یہ سائنسی تجربہ ہوگا

- کیونکہ اس میں پانی کی حالت پر اثر ڈال کر اس کے رد عمل کو جانچا جا رہا ہے۔
- اگر کوئی شخص کسی کاروبار میں نقصان اٹھانے کے بعد سمجھتا ہے کہ کن غلطیوں سے بچنا چاہیے، تو یہ ذاتی تجربہ کہلائے گا کیونکہ اس نے خود کسی عمل سے گزر کر ایک نتیجہ اخذ کیا ہے۔
 - اگر کوئی شخص بازار میں مختلف گاڑیوں کی قیمتیں اور معیار دیکھ رہا ہے، تو یہ مشاہدہ ہے۔ لیکن اگر وہ خود ایک گاڑی خرید کر اس کا استعمال کر کے اندازہ لگاتا ہے کہ کون سی بہتر تھی، تو یہ تجربہ ہو گا۔

مشاہدہ اور تجربہ میں فرق:

- 1: مشاہدہ غیر مدخلتی ہوتا ہے، اس میں کسی چیز کو حواس ظاہرہ کے ذریعے صرف پرکھا جاتا ہے، جب کہ تجربہ مدخلتی ہوتا ہے، اس میں کسی چیز پر عمل کر کے اس کے نتائج کو جانچا جاتا ہے۔
- 2: مشاہدہ کسی چیز کو جیسا ہے ویسا ہی دیکھنے یا سمجھنے کا عمل ہے، جبکہ تجربہ کسی چیز میں تبدیلی پیدا کر کے، یا خود اس سے گزر کر، اس کے اثرات کو جانچنے کا عمل ہے۔
- 3: مشاہدہ عمومی طور پر بیرونی حقائق کا مطالعہ ہوتا ہے، جبکہ تجربہ انسان کی اپنی زندگی، سائنس یا کسی اور شعبے میں حاصل کردہ عملی سیکھنے کا نام بھی ہو سکتا ہے۔
- 4: مشاہدہ ایک نظری علم فراہم کرتا ہے، جبکہ تجربہ عملی اسباق سیکھنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

6: متواترات

وہ قضیے جن کے یقینی ہونے کا حکم ایسی جماعت کے کہنے پر لگایا جائے کہ ان سب کا جھوٹ پر اتفاق محال ہو۔

مثالیں:

- حجر اسود کعبۃ اللہ میں ہے۔
 - روضۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں ہے۔
- فائدہ:** قیاس کی اقسام خمسہ میں سے معتبر صرف قیاس برہانی ہے کیونکہ وہ یقین کا فائدہ دیتا ہے۔

مشق 4

ہر سوال کا درست جواب منتخب کریں:

1: تناقض کی تعریف کیا ہے؟

- جب دونوں قضیے ایک دوسرے کو ثابت کرتے ہوں
- جب دونوں قضیے ایک دوسرے کی نفیض ہوں
- جب دونوں قضیے ایک ہی حقیقت کو بیان کرتے ہوں
- جب دونوں قضیے مکمل طور پر الگ ہوں

2: تناقض کے لیے آٹھ چیزوں میں اتحاد کو کیا کہا جاتا ہے؟

اتحادِ عقلی وحدتِ ثنائیہ اتحادِ زمانی وحدتِ محمول

3: قیاس کی کون سی قسم اس بات پر مرکوز ہے کہ دو قضیے آپس میں اس طرح جڑتے ہیں کہ ایک تیسرا قضیہ بھی لازم ہوتا ہے؟

قیاس استثنائی قیاس اقرانی قیاس برہانی قیاس جدلی

4: استقراء کا حکم کیا ہے؟

یقین کا فائدہ دیتا ہے یقین کا فائدہ نہیں دیتا صرف نتائج کو بیان کرتا ہے ہمیشہ درست ہوتا ہے

5: قیاس کی کون سی قسم میں مقدمات مشہور یا مسلم ہوتے ہیں؟

قیاس جدلی قیاس خطابی قیاس برہانی قیاس سنفسطی

خالی جگہ پر کریں:

1: تناقض کی بحث میں آٹھ چیزوں میں اتحاد کو..... کہا جاتا ہے۔

2: قیاس کی اقسام میں وہ قیاس جس میں مقدمات مشہور یا مسلم ہوتے ہیں، اُسے..... کہا جاتا ہے۔

3: قیاس کی وہ قسم جو ایسی حالت میں ہوتی ہے جب دونوں قضیے حملیہ ہوں یا شرطیہ ہوں، اُسے..... کہا

جاتا ہے۔

- 4: قیاس کے بدیہی قضیوں کی چھ اقسام میں..... وہ قضیہ ہے جس کا موضوع اور محمول ذہن میں آتے ہی فوراً عقل اس حکم کو تسلیم کرے۔
- 5: دلیل اپنی میں..... دیکھ کر کسی حکم کو ثابت کیا جاتا ہے۔

صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں:

- 1: تناقض کی صورت میں آٹھ چیزوں میں سے کوئی بھی ایک چیز مختلف ہو تو تناقض نہیں ہوتا۔ (صحیح / غلط)
- 2: قیاس استثنائی میں دونوں قضیے حملیہ ہوتے ہیں۔ (صحیح / غلط)
- 3: استقرائے یقین کا فائدہ دیتا ہے۔ (صحیح / غلط)
- 4: قیاس برہانی وہ قیاس ہوتا ہے جس میں مقدمات یقینی ہوتے ہیں۔ (صحیح / غلط)
- 5: قیاس جدلی وہ قیاس ہے جس میں مقدمات سچے یا جھوٹے ہو سکتے ہیں۔ (صحیح / غلط)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

- 1: تناقض کی تعریف کیا ہے؟
- 2: قیاس کی تین اقسام کیا ہیں؟
- 3: قیاس استثنائی کی مثال دیں۔
- 4: قیاس برہانی کی وضاحت کریں۔
- 5: دلیل اپنی کا کیا مطلب ہے؟

ای مرکز کے زیر انتظام آن لائن کورسز

طویل دورانیے کے کورسز:

- ایک سالہ تخصص فی العقائد الاسلامیہ [حضرات و خواتین]
- ایک سالہ تخصص فی الافتاء [حضرات و خواتین]
- چار سالہ مکمل عالم کورس [حضرات و خواتین]
- دو سالہ علم دین کورس [حضرات و خواتین]
- ایک سالہ تفسیر کورس [حضرات و خواتین]
- دو سالہ تعلیم القرآن کورس [بچوں کے لیے]
- ایک سالہ دین اسلام کورس [نو مسلم حضرات و خواتین کے لیے]

شارٹ کورسز: [کل کورسز: 30-چند ماہ کورسز کے نام:]

- رمضان کورس اردو انگلش [حضرات و خواتین اور بچے]
- صراط مستقیم کورس اردو انگلش [حضرات و خواتین]
- زکوٰۃ کورس [حضرات و خواتین]
- نماز کورس [حضرات و خواتین]
- عقائد کورس [حضرات و خواتین]
- حج و عمرہ کورس [حضرات و خواتین]
- ختم نبوت کورس [حضرات و خواتین]
- مسائل نکاح و طلاق کورس [حضرات و خواتین]

برائے رابطہ:

اللَّهُمَّ تَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّضْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
 وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ تَحَنَّنْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
 مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ سَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 جَعَلْتَهَا عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
 مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

تعارف مؤلف

محمد الیاس ٹھمن

نام:

12-04-1969

ولادت:

87 جنوبی، سرگودھا

مقام ولادت:

حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوہڑ والی، گلکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

تعلیم:

ترجمہ و تفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

تدریس:

(سابقاً) معہد الشیخ زکریا، چپانٹا، زمبیا، افریقہ (حالاً) مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مناصب:

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ و خانقاہ حنفیہ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا پاکستان

بانی و امیر: عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

بیعت و خلافت: الشیخ حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) الشیخ عبدالحفیظ رحمۃ اللہ علیہ (مکہ مکرمہ) الشیخ عزیز الرحمن رحمۃ اللہ علیہ (اسلام آباد)

الشیخ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (خانیوال) الشیخ قاضی محمد مہربان رحمۃ اللہ علیہ (ڈیرہ اسماعیل خان)

الشیخ ذوالفقار احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (جھنگ) الشیخ محمد یونس پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ (گجرات ہندوستان)

چند تصانیف:

دروس القرآن خلاصۃ القرآن کتاب الحدیث کتاب العقائد کتاب السیرۃ

کتاب الفقہ کتاب الاخلاق شرح الفقہ الاکبر کتاب النحو کتاب الصرف

تبلیغی اسفار: خلیجی ممالک ملائیشیا جنوبی افریقہ سنگاپور ہانگ کانگ ترکیہ وغیرہ (23 ممالک)

